بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ

جلد ۵۸/۲۳ | ۶ شوال ۱۳۸۹ - ۵ فتح ۱۳۴۸ - ۱۷ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آزمائش کے رنگ میں مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں

جو بہر طور خدا کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے وہ اسے ضرور اس کا بدلہ دیتا ہے

"بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آجائے تو گھبرا اُٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ انکی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ صلح جو کُلّی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہیئے ان کو حاصل نہیں ہوتی خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جب تک اس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے دوست کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراحِ صدر سے ہونی چاہیئے نہ کہ مجبوراً۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ الآیہ یعنی ہم آزماتے رہیں گے کبھی ڈرا کر، کبھی بھوک سے، کبھی مالوں اور ثمرات وغیرہ کا نقصان کر کے۔ یہاں ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور یہ بھی کہ بڑی محنت سے کوئی فصل تیار کی اور یکایک اسے آگ لگ گئی اور وہ تباہ ہو گئی یا دیگر اُمور کے لئے محنت اور مشقّت کی مگر نتیجہ میں ناکام رہ گیا۔ غرض مختلف قسم کے ابتلاء اور عوارض انسان پر آتے ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کی آزمائش ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر کے لئے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں وہ بڑی شرحِ صدر سے کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ کسی قسم کا شکوہ اور شکایت یہ لوگ نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت آتی ہے۔ اللہ انہیں لوگوں کو مشکلات میں راہ دکھا دیتا ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑا ہی کریم و رحیم اور بامروّت ہے۔ جب کوئی شخص اس کی رضا کو مقدّم کر لیتا ہے اور اس کی مرضی پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ اس کو اس کا بدلہ دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ غرض یہ تو وہ مقام اور مرحلہ ہے جہاں وہ اپنی بات منوانی چاہتا ہے۔ دوسرا مقام اور مرحلہ وہ ہے جو اس نے اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں فرمایا ہے۔ یہاں وہ بندے کی بات ماننے کا وعدہ فرماتا ہے۔ پس شہید اس پہلے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ یعنی انشراحِ صدر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بات مانتا ہے۔ وہ دوست کے ایلام کو برنگِ انعام مشاہدہ کرتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۸۵، صفحہ ۳۸۶)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۶ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۶ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات کھانسی اور نزلہ کی شدت کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز رہی اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپکی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین۔

● ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ ماہِ فتح (دسمبر) ۱۳۴۸ ہجری شمسی کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزہ سلیمہ بشریٰ سلمہا بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ "بدر" قادیان کا نکاح محمود احمد صاحب فاروقی ابن مکرم عبد الغفور صاحب فاروقی لاہور کیساتھ چار ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

● اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز مع اہل و عیال مشرقی افریقہ سے بخیریت ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے آئے ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ انہیں جملہ برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

● محترمہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز راولپنڈی ۵ دسمبر ۱۹۶۹ء کو کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئی ہیں۔ سر اور کلائی پر شدید زخم آئے ہیں۔ علاج کے لئے سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی کے فیملی وارڈ میں داخل ہیں۔ جملہ احباب اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشیر محمود سیکرٹری تحریکِ جدید راولپنڈی)

● میرا لڑکا گزشتہ کئی روز سے بہت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیزی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (رفیق احمد ثاقب ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

استقبال اور الوداع

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَاَنَا غُلَامٌ۔

(ترمذی کتاب الجہاد باب ما جاء فی تلقی الغائب اذا قدم ص ۲۰۵)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیۃ الوداع تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچے۔ سائبؓ کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

محترم جناب سید امجد علی شاہ صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی وفات

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب سید امجد علی شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ۲۹ رمضان ۱۳۸۹ ہجری مطابق ۱۰ فتح (دسمبر) ۱۳۴۸ ہجری شمسی کو طویل علالت کے بعد قریباً ۸۴ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

اُسی روز عشاء کے وقت احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کے احاطہ میں مکرم مولانا سید احمد علی صاحب مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں شہر سیالکوٹ کے تمام حلقہ جات کے احمدی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں ۱۱ فتح (دسمبر) کی صبح کو بعد نماز فجر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ جنازہ کو بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

حضرت شاہ صاحب مرحومؓ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ اگرچہ آپ خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت غیر مبایعین میں جا شامل ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے نتیجہ میں ۱۹۴۴ء میں آپ کو دامنِ خلافت سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد سالہا سال تک آپ نے جماعت احمدیہ سیالکوٹ میں سیکرٹری تعلیم و تربیت اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں اور بالآخر آپ نے امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ و ضلع سیالکوٹ کے فرائض احسن طریق پر سرانجام دیئے۔ آپ کو حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ ایک عالم باعمل اور نہایت بزرگ شخصیت تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب مرحومؓ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا فرمائے اور آپ کی اولاد اور جملہ دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر الفضل ربوہ)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے۔ جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۲۶/۱۲/۶۹	۸-۰ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
"	"	کیمبل پور شہر و ضلع	۵ "
"	۷-۳۰ شام	گجرات شہر و ضلع	۴۵ "
"	"	میانوالی شہر و ضلع	۵ "
"	"	پشاور و ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن	۴۵ "
"	"	جہلم شہر و ضلع	۱۰ "
"	"	ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۰ "
"	"	ساہیوال شہر و ضلع	۲۵ "
۲۷/۱۲/۶۹	۸-۰ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۰ "
"	"	راولپنڈی شہر و ضلع	۴۵ "
"	۷-۳۰ شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۸۰ "
"	"	بیعت	۱۰ "
"	"	گوجرانوالہ شہر و ضلع	۵۰ "
۲۸/۱۲/۶۹	۸-۰ بجے صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژن	۴۰ "
"	"	کراچی	۳۵ "
"	"	آزاد کشمیر	۱۵ "
"	۷-۳۰ شام	کوئٹہ۔ بلوچستان	۱۵ "
"	"	بہاولپور ڈویژن ہر سہ اضلاع	۳۵ "
"	"	بیعت	۱۰ "
"	"	جھنگ شہر و ضلع	۱۵ "
"	"	شیخوپورہ شہر و ضلع	۳۵ "
"	"	مظفر گڑھ شہر و ضلع	۱۰ "
۲۹/۱۲/۶۹	۹-۰ بجے صبح	سرگودھا شہر و ضلع	۵۰ "
"	"	بیعت	۱۰ "
"	"	لائل پور شہر و ضلع	۵۰ "
"	"	مشرقی پاکستان	۱۰ "
"	"	بیرون ممالک	۱۰ "
"	"	ہندوستان ماسوائے قادیان	۲۰ "
"	"	قادیان	۲۰ "

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۴۸ ہش کے موقعہ پر

خدام الاحمدیہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایمان افروز خطاب

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تمہیں جو بنیادی طاقتیں عطا فرمائی ہیں ان کی صحیح نشوونما کرو

اور

انہیں کمال تک پہنچانے اور پھر رضائے الٰہی کی خاطر خرچ کرنے کی کوشش کرو

ربوہ ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۴۸ ہش۔ تین بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لا کر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ستائیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خدام نے کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دوہرایا۔ عہد کے بعد حضور نے فرمایا۔

"اب ہم دعا کریں گے اور اس کے بعد میں انشاء اللہ آپ سے باتیں کروں گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ایک احمدی بچے اور نوجوان کو جس شکل اور صورت، اور حسن میں دیکھنا چاہتا ہے، وہی شکل ہماری بن جائے وہی صورت ہماری ہو جائے۔ اور اس کے فضل سے وہی حسن جو اس المنور کا نور ہے۔ وہ ہمیں اپنے ہالہ میں لے لے آؤ اب دعا کر لیں۔"

اس کے بعد حضور نے لمبی پُرسوز دعا کرائی۔ اور اس کے بعد خدام سے جو نہایت لطیف اور ایمان افروز خطاب فرمایا۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ

(یونس آیت ۶۱)

اس کے بعد فرمایا:۔

آؤ ہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے بے شمار عطایا اور بے انتہا نعمتوں کا ذکر کریں اور اس طرح اس کے ذکر سے اپنے دل کے مشکیزہ کو محبت کے پانی سے بھرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالےٰ نے

قرآن کریم کی اس آیت میں

جو ابھی میں نے سورۃ فاتحہ کے بعد تلاوت کی ہے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بڑے ہی فضل انسان پر کئے۔ لیکن کم ہیں جو ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے ہیں۔ فضل کے معنے جب اسے اللہ کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس وقت خصوصاً اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کو ایک تو اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ وہ نعمتیں اپنے بندوں کو عطا کرے جو اس نے دیں۔ اور دوسرے جن کو اس نے وہ نعمتیں عطا کیں ان کا اللہ تعالےٰ پر کوئی حق نہیں تھا۔

احتیاج کا نہ ہونا یعنی کامل غنا کا انسانوں کے ساتھ تعلق نہیں بلکہ بہت سے انسان دوسروں کو دیتے تو عطیہ کے رنگ میں ہیں۔ لیکن امید رکھتے ہیں کہ جب انہیں ضرورت پڑے گی۔ تو وہ ان کا کام کریں گے۔ لیکن اللہ تعالےٰ تو غنی اور بے نیاز ہے اس کو کسی غیر کی ضرورت پڑنے کا امکان ہی نہیں ہے۔ اس معنی میں اللہ تعالےٰ کے لئے فضل استعمال ہوتا ہے۔ یعنی اسے ضرورت کوئی نہیں تھی ان عطایا کو بخشنے کی لیکن پھر بھی اس نے اپنی رحمتِ بے پایاں سے اپنی مخلوق پر بے شمار فضل کئے

فضل کے معنی میں دوسری بات یہ پائی جاتی ہے

کہ جن کو وہ عطایا نصیب ہوئیں ان کا اللہ تعالےٰ پر کوئی حق نہیں تھا۔ اور بغیر استحقاقِ حق کے اللہ تعالےٰ نے محض رحمت کے جوش میں اور اس محبت کے جوش میں جو وہ اپنے بندوں کے لئے رکھتا ہے انہیں اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازا۔ پس ایک تو اسے کوئی احتیاج اور ضرورت نہیں۔ اور دوسرے اس پر کسی کا کوئی حق نہیں۔ لیکن ان ہر دو صورتوں کے باوجود اس نے اپنے بندوں پر بڑے ہی فضل کئے۔ لیکن بہت ہیں جو اس بات کو سمجھتے نہیں۔ اور ناشکری پر اتر آتے ہیں۔

فضل کا لفظ

ہر قسم کی عطایا پر بولا جاتا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے جو زندگی دی اس پر بھی فضل کا اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس زندگی کو سنوارنے کے لئے اور اس زندگی میں خوشحالی پیدا کرنے کے لئے جو مادی اسباب بنائے ان پر بھی فضل کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کی عزت کے قیام کے لئے جو سامان پیدا کئے اور اسے اس دنیا میں محترم اور مختار بنایا۔ اس کے لئے بھی فضل کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے انسان کو جو قوتیں اور قابلیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ ان قوتوں اور قابلیتوں اور استعدادوں پر بھی فضل کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ غرض ہر وہ چیز (آسمانی ہو یا زمینی) جو

رب کے حکم سے

انسان کو ملی وہ فضل ہے۔ ایک تو ہمارا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ ہمیں ملتی۔ اور دوسرے یہ کہ ربِ عظیم کو کوئی ضرورت نہیں تھی کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وہ یہ فضل کرتا۔

فضل کے جو مختلف معانی ہیں ان میں سے صرف ایک معنی کو میں اس وقت لینا چاہتا ہوں۔ اور وہ قوت و قابلیت اور استعداد ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو جیسا کہ قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے ہمیں پتہ لگتا ہے۔

چار مختلف بنیادی قابلیتیں اور استعدادیں

عطا کی ہیں۔ ایک تو اس کی جسمانی قوتیں۔ قابلیتیں اور استعدادیں ہیں۔ جن کی نشوونما ان

کرتا ہے یا بعض دفعہ وہ ایسا نہیں بھی کرتا۔ جب وہ ان کی نشوونما کرتا ہے تو وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جب نہیں کرتا تو وہ نقصان اٹھاتا ہے۔ بہرحال بہت سی قوتیں اور قابلیتیں، طاقتیں اور استعدادیں انسان کو جسمانی نشوونما کے لئے ملی ہیں۔ ایک اور قسم کی قوتیں اور قابلیتیں ہیں جو انسان کو اس کی ذہنی نشوونما کے لئے ملی ہیں۔ پھر ایک اور گروہ قوتوں اور قابلیتوں کا ہے جو انسان کو اس کی اخلاقی نشوونما کے لئے ملی ہیں اور چوتھی قسم قوتوں اور قابلیتوں کی وہ ہے۔ جو اسے

روحانی ارتقا اور روحانی نشوونما

کے لئے ملی ہیں۔ جو قوتیں جسمانی نشوونما کے لئے ملی ہیں وہ ایک لحاظ سے ایک زاویہ نگاہ سے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے پرتو کے نیچے ہیں جو قوتیں اور قابلیتیں اسے ذہنی نشوونما کے لئے ملی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے پرتو کے نیچے ہیں۔ جیسا کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اور جو قوتیں اور قابلیتیں اس کی اخلاقی نشوونما کے لئے اسے ملی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے پرتو کے نیچے ہیں اور جو قوتیں اور قابلیتیں روحانی نشوونما کے لئے ملی ہیں، روحانی ارتقاء کے لئے ملی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے پرتو کے نیچے ہیں۔ یہ چار صفات خداداد ہیں اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا بندہ پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور

شکر کے معنے

یہ لئے گئے ہیں کہ ایک تو ان ہر چہار قسم کی قوتوں کی صحیح نشوونما کے لئے کوشش کی جائے اور دوسرے ان قوتوں اور قابلیتوں کو صحیح مصرف پر خرچ کیا جائے اور صحیح مصرف کے معنی اسلام میں یہ لئے گئے ہیں کہ ان راہوں پر چلا جائے یا ان طریقوں پر ان قوتوں کا استعمال کیا جائے کہ جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہوں اور جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

ہر چہار قسم کی قوتوں کی نشوونما ضروری ہے۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ

خدام الاحمدیہ کے سارے پروگرام

کسی نہ کسی قوت اور طاقت کی نشوونما کے لئے بنائے گئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے بعض پروگرام ایسے ہیں جن سے جسمانی نشوونما ہوتی ہے بعض ایسے ہیں جن سے ذہنی نشوونما ہوتی ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے اخلاقی نشوونما ہوتی ہے۔ اور جن سے روحانی نشوونما ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے بڑی تاکید سے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ چار قسم کی قوتیں طاقتیں، قابلیتیں اور استعدادیں دی ہیں تم شکرگزار بندے بننا یعنی ان قوتوں کی صحیح اور کامل نشوونما کے لئے کوشش کرنا اور دوسرے جتنی جتنی قوت کسی کام کے قابل ہو اس کا استعمال اس رنگ میں ہو کہ جس طرح یہ قوتیں اللہ تعالیٰ کی صفات کے پرتو کے نیچے آتی ہیں۔ اسی طرح تمہارے افعال بھی اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے اخلاق کا رنگ اپنے پر لئے ہوئے ہوں اور اسی کا نام قرب الٰہی ہے۔ مثلاً اللہ نور ہے۔ اگر بندہ کے افعال میں اور اس کی قوتوں کے اظہار میں نور کا پہلو نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ جو نور محض ہے جو نور کامل ہے وہ اس اندھیرے سے محبت نہیں کر سکتا وہ اس کے قریب نہیں آسکتا۔ کیونکہ نور اور اندھیرا ایک جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ظلمت یا اندھیرا اللہ تعالیٰ سے دوری کا نام ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی تمام قوتوں کی (ہر چہار قسم کی تمام قوتوں کی) ایک تو صحیح نشوونما کرنے والے ہوں اور دوسرے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اس کا صحیح استعمال کرنے والے ہوں۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہمیشہ یہی کوشش کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کوشش کرتی رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم خداداد قوتوں کا شکر ادا کرو گے تو اس کا فائدہ تمہیں ہوگا۔ یعنی اگر

تمہاری قوتوں کی صحیح نشوونما

ہو جائے تو یہ تمہارے لئے مفید ہوگی۔ مثلاً تمہارے اندر ایک قوت اللہ تعالیٰ نے تیراکی کی رکھی ہے اور یہ ایک جسمانی قوت ہے۔ اگر تم اپنی اس جسمانی قوت کو اس کے کمال نشوونما تک پہنچاؤ گے تو اس کا فائدہ تمہیں ہوگا فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ۔ تم میں سے بہت سے سیر کے لئے دریا کے کنارے جاتے ہیں اور پھر دریا کے کنارے سیر پر جانے والوں میں سے بہت سے خاندانوں کا بعض دفعہ کوئی بچہ پانی میں گر جاتا ہے۔ اگر اس جسمانی قوت یعنی تیرنے کی قوت کی صحیح نشوونما ہو تو اس کا ایک فائدہ تو نمایاں ہے کہ وہ چھلانگ لگاتا ہے اور اپنے اس بچے یا عزیز کو ڈوبنے سے بچا لیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جسمانی قوتوں کی صحیح نشوونما کے نتیجہ میں ایک دوسرا قدم اٹھانا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا یعنی تمہاری یہ جسمانی نشوونما تمہاری ذہنی نشوونما کا ذریعہ بنے گی۔ جس طرح ربوبیت کا جلوہ اس صفت کی نشوونما کے نتیجہ میں ظاہر ہوا۔ پھر تمہاری

ذہنی ارتقا کے نتیجہ میں

رحمانیت کا جلوہ ظاہر ہو جائے گا۔ جس وقت انسان نے اپنی تیراکی کی قوت کی نشوونما کرنی شروع کی تو ساتھ ہی اس کا ذہن اس کے پہلو میں آکر کھڑا ہوا اور اس کو کہا کہ تیراکی میں تم اپنے عضلات، اعصاب اور دوسری چیزوں سے کام لیتے ہو ان سے ایک تو اس قوت کی نشوونما میں مدد ملتی ہے اور دوسرے اس سے دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ مثلاً اب ایک پیٹی ربڑ کی ہوا بھر کے باندھ دی جاتی ہے اور یہ تیراکی کی قوت کی نشوونما کا ایک بہتر طریقہ ہے۔ اس سے پہلے ہم بچہ کو اپنے ہاتھ پر رکھتے تھے اور انسان انسان ہی ہے۔ ہاتھ کبھی نیچے ہوتا تھا۔ اور کبھی اوپر ہوتا تھا اور بچہ کو تیراکی سیکھنے میں پوری مدد نہیں ملتی تھی۔ لیکن اس بیلٹ سے یا اس کی بعض اور شکلیں ہیں ان سے اس کو زیادہ فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اب دیکھو ذہنی ترقی ہوئی تو ذہن نے سوچنا شروع کیا اور مختلف زاویوں سے سوچنا شروع کیا کہ اچھا تیرنا کس طرح سیکھا جا سکتا ہے یا سکھایا جا سکتا ہے اور ڈوبنے کے جو خطرے ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ کس طرح بچا جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ انسان نے جب سوچنا شروع کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس نے جذب کیا تو اس کے ذہن نے اور اس کے علم نے بہت سی ایسی چیزیں نکالیں۔ جو ایک طرف اس کے

جسمانی قوتے کی نشوونما

میں ممد ہوئیں اور دوسری طرف وہ اس کی اخلاقی نشوونما میں ممد ہوئیں۔

پھر اخلاق کا تعلق حسن سلوک اور حسن معاملہ سے ہے۔ اس لئے یہ سوال پیدا ہوا کہ ان چیزوں کو کس رنگ میں دوسرے کے فائدہ کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے

اور جب اخلاق اچھے ہوگئے تو پھر روحانیت کی طرف توجہ ہوئی کیونکہ اچھے اخلاق والا انسان ایک احساس یہ بھی اپنے اندر پاتا ہے (بداخلاق انسان یہ احساس نہیں رکھتا) اچھے اخلاق والا انسان اپنے اندر یہ احساس پاتا ہے کہ میں نے اپنے

حسن سلوک اور حسن معاملہ

سے دنیا میں بہتوں کو دُکھ سے نجات دی۔ اور میں بہتوں کے کام آیا۔ میں نے اپنے اچھے اخلاق کا اظہار کیا۔ اور میں ہر دلعزیز بھی بنا۔ لیکن ابھی میں نے اپنے رب کی نگاہ میں عزت کا مقام حاصل نہیں کیا۔ مجھے روحانیت حاصل نہیں ہوئی۔ تب وہ اپنے اخلاق پر زیادہ سے زیادہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا رنگ اور اللہ تعالےٰ کی صفات کا نور چڑھانا شروع کرتا ہے۔ اور اس سے اس کی روحانیت کی نشوونما میں مدد ملتی ہے۔ یہ اخلاق روحانی رفعتوں کے لئے ممد اور معاون ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ روحانی طور پر اپنی روحانی قوتوں کو کمال نشوونما تک پہنچاتا ہے۔ تو پھر اس کی روحانیت اپنا چکر پورا کرکے پھر ربوبیت کی طرف آتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ جب میں نے اپنے رب کی رضا کو پایا تو میں نے

یقین اور عرفان

حاصل کیا کہ دنیا کی سب لذتوں اور دنیا کے سب سرور سے زیادہ اللہ تعالےٰ کے پیار کی لذت اور سرور ہے اور مجھے اپنے دوسرے بھائیوں کو اس میں شریک کرنا چاہیئے۔ پھر تبلیغ کے لئے باہر نکلتا ہے۔ پھر وہ اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ پھر وہ ان لوگوں کو جو اپنے رب سے دور ہیں واپس اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس طرح اس کی روحانیت میں ربوبیت کا جلوہ نظر آنے لگتا ہے۔ یعنی اس کے جسمانی قوےٰ اس کی روحانیت کے تابع ہوکر اپنا کام کرتے ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر تم میرے دیئے ہوئے قوےٰ کی، میری عطایا کی، میری نعمتوں کی

میرے فضلوں کی صحیح نشوونما کرو گے

اور ان سے زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھا فائدہ اٹھاؤ گے تو اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے۔ دنیا کے بہت سارے دکھوں سے تم بچ جاؤ گے اور اس دوزخ کی آگ سے تم محفوظ ہو جاؤ گے جس کے تخیل سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بہت جگہ یہ بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ كَفَرَ میں نے اتنی نعمتیں دیں لیکن پھر بھی میرے بندوں میں سے بعض ایسے ہونگے جو میرا شکر ادا نہیں کریں گے۔ جو میری ان نعمتوں کی صحیح نشوونما نہیں کریں گے۔ ان سے صحیح اور حقیقی فائدہ نہیں اٹھائیں گے وہ ناشکری کریں گے۔ اور اس بات کو بھول جائیں گے کہ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوئی تھی۔ تو وہ اس وقت بھی بے نیاز تھا۔ اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں تھی۔ جس کی طرف میں نے شروع میں اشارہ کیا ہے۔ اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اس بے نیازی کے باوجود اس کی صفت کریم نے یہ چاہا کہ وہ بے حد و حساب سخاوت کرے اور بخشش کرے اور اپنی اس صفت کے ماتحت اس نے بخشش کی۔ اس کے کریم ہونے کی صفت سے جس کے نتیجہ میں انسان کو یہ تمام قوتیں اور قابلیتیں ملیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اللہ غنی نہیں ہے اس کو کوئی ضرورت تھی۔ اس کو کوئی احتیاج تھی۔ اس لئے اس نے یہ چیزیں دیں۔ یہ احمقانہ بات ہے۔ اللہ تعالےٰ جہاں غنی ہے۔ وہاں وہ کریم بھی ہے اور جہاں وہ کریم ہے وہاں وہ غنی بھی ہے۔ یعنی اس کی سخاوت اس کی بخشش اس کی عطا۔ اس کا اپنے بندوں پر نعمتوں اور فضلوں کو پانی کی طرح بہا دینا یہ اس کی صفت کریم کے ماتحت ہے لیکن وہ شخص ناشکرا اور احمق ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے یا ہمارے کسی حق کے نتیجہ میں ہمیں یہ چیزیں دی ہیں ایسا نہیں ہے بلکہ غنی خدا نے کریم ہونے کی حیثیت سے تمہیں یہ بخششیں دی ہیں اور

تم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے

کہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور شکر کا جو طریق اس نے بتایا ہے اس کا اسے کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس کو کوئی احتیاج نہیں۔ وہ تو غنی ہے۔ اس کا فائدہ تمہیں ہی ملے گا۔ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ (لقمان آیت ۱۳) یہاں یہ بیان ہوا ہے کہ جو شخص ناشکری کرتا ہے وہ یہ بھول جاتا ہے کہ یہ سب نعمتیں ہمیں بغیر استحقاق کے ملی ہیں۔ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ کے لئے ہر حمد ہے۔ ہر حمد اور تعریف اللہ ہی کی ہے۔ اصل میں وہی حقیقی معنی میں حمد کا مستحق اور تعریف کا حقدار ہے۔ اگر ایک بندہ اس کی حمد نہیں کرتا۔ اگر ایک بندہ اس کی تعریف نہیں کرتا۔ اگر ایک بندہ اس کی عطا پر اس کی صحیح نشوونما اور اس کے صحیح استعمال سے اس کا شکر ادا نہیں کرتا۔ تو اس سے خدا تعالےٰ کی تعریف اور حمد میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس کے اندر کوئی عیب نہیں پیدا ہوتا۔ ہاں اس بندے کے اندر عیب پیدا ہو جاتا ہے۔ بندے کے اندر ایک نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے چہرے پر ایک داغ لگ جاتا ہے۔ اور وہ

خدا سے دُوری کا داغ ہے

اور اس سے تم کو بچنا چاہیئے۔ اللہ کی شان میں اس سے کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن بہت سے لوگ ہیں جو اپنے رب کو بھول جاتے ہیں۔ اور وہ اس کی نعمتوں کی قدر نہیں کرتے۔ جیسا کہ قدر کرنی چاہیئے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آیت ۲۱۳)

کہ اتنی نعمتوں کے باوجود کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے اور کفر سے کام لیتے ہیں۔ ان لوگوں کی نگاہ میں ان کی اس

بدبختی کے نتیجہ میں

دنیوی زندگی (ورلی زندگی) کو خوبصورت کرکے دکھایا گیا ہے۔ اور اس سے ان کو بڑا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اگر کسی ایک چیز سے آپ سو روپیہ کا فائدہ اٹھا سکتے ہوں۔ لیکن اٹھائیں صرف پانچ روپیہ کا فائدہ۔ تب بھی یہ بدبختی ہے کہ آپ پچانوے روپے کا اور فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ لیکن وہ فائدہ آپ نے اٹھایا نہیں۔ ایک شخص کو ایک ایسی عطا مل (ساری عطایا ہی اس قسم کی ہیں) کہ وہ ان کے ذریعہ سے اس ورلی زندگی کی جنت بھی حاصل کر سکتا تھا۔ اور اس

اُخروی زندگی کی جنت

بھی حاصل کر سکتا تھا۔ اور ان دو جنتوں کا مقابلہ ایک اور سو کا نہیں ایک اور ہزار کا نہیں ایک اور ارب یا کھرب کا بھی نہیں بلکہ بغیر حساب کے ہے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ حاصل تو کرتے ہیں ہماری عطا کردہ قوتوں اور استعدادوں سے بے شمار کے مقابلہ میں صرف پانچ روپیہ کا فائدہ اور تمسخر شروع کر دیتے ہیں مومنوں کی جماعت سے۔ جنہوں نے بیشمار نعمتیں اور فضل حاصل کئے اور ان کے نتیجے اور ثمر اور پھل کھائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ پس جو لوگ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے اور بے شمار عطایا اور ان کے ثمرات کے وارث تھے یہ ناشکرے منکر ان سے تمسخر کرنا شروع کر دیتے ہیں ان کو استہزاء کی نظر سے دیکھتے ہیں اور استہزاء کی نگاہ سے اس لئے دیکھتے ہیں کہ کہتے ہیں تم نے دُنیا میں عیش و عشرت سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ دنیوی زینت سے فائدہ نہیں اُٹھایا اور یہ نہیں سمجھتے اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ ان لوگوں نے دُنیا میں بھی وہ لذّت پائی جو منکر ناشکرے کو نہیں ملی اور اُخروی لذّتوں کے سامان بھی ان کے لئے مقدر کئے گئے جن سے دُنیادار ناشکرا منکر محروم رہے گا اور اس کی بجائے اللہ تعالیٰ کی غضب اور غصّے کی جلا دینے والی آگ میں جو ایک سیکنڈ کے اندر بھسم کر کے رکھ دیتی ہے ایک لمبا عرصہ ان لوگوں کو رہنا پڑے گا۔ لیکن یہ جاہل ناشکرے حیاتِ دنیا کی ظاہری زینت پر فریفتہ، ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے پر تمسخر کرتے ہیں اور حقیقت سے وہ آشنا نہیں۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ جس دن ایمان لانے والوں کی جزاء کا فیصلہ ہوگا اِس دُنیا میں بھی اور اُس دُنیا میں بھی۔ اس دن انہیں معلوم ہوگا کہ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ کہ ان سے کہیں بلند اور بالا اور ان سے برتر اور ان پر فوقیت رکھنے والے وہ لوگ تھے جن سے یہ تمسخر کیا کرتے تھے کیونکہ یہ گروہ تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کا پسندیدہ گروہ ہے اور واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اسے بغیر حساب کے دیتا ہے۔

مَیں نے پہلے بتایا تھا

کہ اس دُنیا کی دُنیوی زینت اور اس دنیا کی دنیوی لذّت اور اس دنیا کا دنیوی سرور اس لذّت اور سرور اور اس حُسن اور اس نُور کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ سے اس کا بندہ حاصل کرتا ہے ایک اور ایک کھرب کی نسبت بھی نہیں رکھتا بلکہ ایک کی نسبت جو غیر محدود سے ہے وہ نسبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کچھ ان کو ملنے والا ہے وہ تو بغیر حساب کے ہے اس کو اعداد و شمار اپنے احاطہ میں نہیں لے سکتے۔ غرض ایک نہایت ہی محدود ظاہری اور صرف چھلکے کی زینت اور ایک عارضی اور فانی آرام اور سکون اور لذّت کی خاطر وہ ان راہوں کو اختیار کرتے ہیں جن راہوں پر چل کر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں اور قابلیتوں کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قُرب اور اس کی رضا نہیں ملا کرتی اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی حالت پر روئیں وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والوں پر استہزاء کرتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ جن سے وہ ٹھٹھا کرتے ہیں یہ وہ جماعت ہے کہ جن کے متعلق

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے

کہ دنیوی زینت اور دنیوی آراموں کے مقابلہ میں بغیر حساب ان کو ملے گا ان کا ان سے کوئی مقابلہ نہیں۔ مَیں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دُنیادار ناشکرے کے خلاف فیصلہ صادر فرماتا ہے تو اس دُنیا کی لذّت دُکھ میں تبدیل ہو جاتی ہے اس دنیا کا سرور غم میں بدل جاتا ہے، اس دُنیا کی خوشحالی بدحالی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ فیصلہ الٰہی سلسلوں میں اس دنیا میں ضرور ہوتا ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ فیصلہ کس نسل میں ہوگا۔ بعض دفعہ یہ فیصلہ پہلی نسل میں ہوتا ہے جیسا کہ قریشِ مکّہ جو مومنوں کی جماعت کے مقابلہ میں آئے تھے وہ مومنوں کی آنکھوں کے سامنے اور ان کے ہاتھوں سے ذلیل و خوار ہوئے۔ بے عزّت ہوئے۔ لیکن کبھی یہ فیصلہ کئی نسلیں گزرنے کے بعد ہوتا ہے لیکن اس سارے عرصہ میں پھر بھی بغیر حساب کے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمتیں اور ان انعامات کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں ان کے جو ثمرات ملتے ہیں جو پھل ملتے ہیں وہ بغیر حساب ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک مثال دی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک الٰہی سلسلہ قائم ہوتا ہے۔ اس پر ایمان لانیوالے ایک وقت تک ذلیل بھی کئے جاتے ہیں، ان پر پھبتیاں بھی کسی جاتی ہیں۔ استہزاء سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ ان کو دُکھ بھی دیا جاتا ہے۔ ان کو چپیڑیں بھی لگائی جاتی ہیں۔ انکے جُوتے بھی پڑتے ہیں۔ ان کو قتل بھی کیا جاتا ہے لیکن وہ اپنا تعلقِ محبّت جو انہوں نے اپنے ربّ سے باندھا تھا قطع نہیں کرتے۔ دُنیا کی کوئی تلوار ایسی نہیں کہ جو اِس رشتۂ اُلفت کو قطع کر سکے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے حقیقی سکون کا اس وقت بھی انتظام کرتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنا فیصلہ جاری کرتا ہے وہ ان کو غالب کرتا ہے اور باقی دنیا کو چوہڑے چماروں کی طرح ذلیل اور بے عزّت کر دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قوتوں کا وہ صحیح استعمال کرتے ہیں انکی صحیح نشوونما کرتے ہیں اور

ایک نہایت ہی حسین معاشرہ

اس دنیا میں پیدا ہو جاتا ہے جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کو دُکھ پہنچانے والا نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص دوسرے کے دُکھوں کا مداوا بنتا ہے اور دراصل یہ دُنیوی دُکھ بھی سوائے آسمانی ابتلاؤں اور امتحانوں کے باقی نہیں رہتے کیونکہ ہماری دُنیا میں جو دُکھ ہیں وہ بنیادی طور پر دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ دُکھ ہیں جو انسان کے ہاتھ کے پیدا کردہ ہیں اور ایک دُکھ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسمان سے حوادث کے رنگ میں آتے ہیں اور وہ امتحان کے طور پر ہوتے ہیں۔ یہ امتحان تو ان کے ایمان کی پختگی کے لئے اور ان پر اپنے فضلوں کی بارش میں وسعت اور شدّت پیدا کرنے کے لئے جاری رہتا ہے اور جاری رہے گا لیکن انسان کے ہاتھ سے جو یہ پاک اور مقدس لوگ دُکھ اُٹھایا کرتے تھے وہ صورت پھر قائم نہیں رہتی۔ ہر انسان کی عزّت کی جاتی ہے ہر ایک انسان کا احترام ہوتا ہے۔ ہر انسان کی قدر کی جاتی ہے۔ ہر انسان کو اپنے جیسا اشرف المخلوقات کا ایک فرد سمجھا جاتا ہے۔ ہر انسان دوسرے انسان سے تعاون کرتے ہوئے اپنے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قُرب کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ فیصلے کا وہ دن بھی آتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ۔ (النحل: ۱۱۳)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نقشہ کھینچا ہے

کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کی جماعت کے لئے آخری فیصلہ ہو جاتا ہے اور اس دنیا میں بھی وہ غالب ہو جاتے ہیں اور امن اور اطمینان اور خوشی اور خوشحالی اور ہزار قسم کے سرور والی زندگی گزارنے لگ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ان بے شمار نعمتوں کے نتیجہ میں وہ اور بھی اس کی طرف جُھکتے ہیں۔ وہ اپنے نفس سے اور بھی خالی ہو جاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں اور بھی زیادہ فانی ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر غیر اللہ

سے اور بھی زیادہ دُور ہو جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر کا حق ادا کرتے ہیں تب ایک لمبا زمانہ ایسا آتا ہے کہ اس دُنیا کا رزق بھی بڑی کشائش کے ساتھ ان کو ملتا ہے اور ان کی زندگی امن اور اطمینان کی زندگی ہوتی ہے پھر کبھی دو نسلیں کبھی چار نسلیں کبھی پانچ نسلیں اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کی پرورش یافتہ خدا تعالےٰ کے حضور عاجزانہ جھکتی رہتی اور اس کے مزید فضلوں کو حاصل کرتی رہتی ہیں۔ پھر ایک نسل پیدا ہوتی ہے اس کے دل میں شکر کی بجائے ناشکری کے جذبات ہوتے ہیں اور وہ یہ سمجھنے لگتی ہے کہ ہمارے باپ دادا اور ہم ایسی خوبیوں کے مالک ہیں کہ اللہ تعالےٰ بھی اس بات پر مجبور ہوا کہ وہ ہماری عزت کرے۔ اللہ تعالےٰ بھی مجبور ہوا کہ وہ ہمیں مال دے وہ ہمیں اقتدار دے، وہ ہمیں عزت دے اور وجاہت دے، عاجزانہ راہوں کو چھوڑ کر متکبرانہ اور مغرورانہ راہوں کو اختیار کرتے ہیں تب جب اللہ تعالےٰ یہ دیکھتا ہے کہ ان کی ناشکری اور

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری

اپنی انتہا کو پہنچ گئی اور وہ جو سمجھ رکھتے تھے وہ جو روحانیت کے نور میں زندگی گذار رہے تھے ان کی آواز کو یہ سُن نہیں رہے تب ایک دوسرا فیصلہ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور وہ یہ کہ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ ایسی بستی کو ایسی قوم کو ایسی جماعت کو اللہ تعالےٰ سکون اور آرام اور خوشی اور اطمینان کے لباس کی بجائے بھوک اور بے اطمینانی اور خوف کی چادر پہناتا اور ذلت کا مزہ چکھاتا ہے تب ان کو کہتا ہے دیکھو تمہارے باپ دادا نے میرے فضلوں کو پایا اور انہوں نے اپنی قوتوں اور قابلیتوں کو اس رنگ میں استعمال کیا کہ میرے مادی اسباب دنیا کے فائدہ کے لئے اور ان کی روحانی ارتقاء کے لئے کام آئے کتنا لمبا عرصہ میں نے ان سے پیار کا سلوک کیا۔ کتنی بے شمار نعمتیں میں نے ان کو دیں ایک لمحہ بھی وہ میری محبت کی نگاہ سے محروم نہیں ہوئے کیونکہ مجھ پر نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔ اور ایک ذرہ بھی ان کے جسم کا اور ایک پہلو بھی ان کی روح کا مجھ سے دُور نہیں ہوا۔ ان کا ہر زاویہ جو تھا ہر رنگ جو تھا، وہ میری طرف اور میرے رنگ سے رنگین تھا۔ ایک کے بعد دوسری نسل نے میری محبت کی شان اور میری محبت کے جلوے اس طرح دیکھے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے لیکن تم ناشکرے پیدا ہوئے کہ تم ان تمام نعمتوں کو بھول گئے۔ اور ناشکری کی راہوں کو تم نے اختیار کیا اور اب میں تمہیں دوسرا جلوہ جو میرے قہر اور غضب اور غصہ کا جلوہ ہے دکھاتا ہوں۔ تم دُنیا میں اگر کوئی چیز حاصل کر سکتے ہو جس کے نتیجہ میں خوش حالی اور آرام ملے تو وہ میری رضا اور میری مرضی کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔

اب میں تمہارے لئے یہ فیصلہ کرتا ہوں

کہ تم سے دُنیا کی عزتیں، دُنیا کے اموال، دُنیا کی عقلیں اور وجاہتیں اور دنیا میں انسان کی سی زندگی بسر کرنے والے اخلاق اور دُنیا میں ان راہوں کو اختیار کرنے کی طاقتیں جو خدا تعالےٰ کی طرف لے جانے والی ہیں یہ ساری چیزیں چھین لیتا ہوں اور اب تم جسمانی اور روحانی بھوک اور اس دُنیا اور اُس دنیا کے خوف میں اپنی زندگی بسر کرو گے۔ ہمیں یہ جلوہ بھی نظر آتا ہے۔

غرض اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے جو انعامات تم پر کئے ہیں تم نے انعامات کی ناشکری نہیں کرنی۔ جب تک تم شکر گزار بندے بنے رہو گے مزید نعمتیں اور مزید فضل تمہیں حاصل ہوتے رہیں گے۔ اور بھی بہت سی آیات ہیں جو اس مفہوم کو ادا کرتی ہیں۔ میں نے چند آیتیں لی ہیں۔ اور یہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے یہ تمہید کے طور پر ہے اس کے نتیجہ میں ہماری ہر نسل پر جو عمر کے لحاظ سے بڑوں سے تعلق رکھتی ہے اور وہ بھی جو چھوٹوں سے تعلق رکھتی ہے۔ مرد بھی اور عورتیں بھی اور ہم سب پر ہماری ہر نسل پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں بنیادی طور پر تو ایک ہی ذمہ داری ہے کہ جب اللہ تعالےٰ انسان پر فضل کرے اور اسے اپنی بے شمار نعمتوں سے نوازے۔ (اور اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی فضل کرتا اور ہمیشہ ہی اپنی بے شمار نعمتوں سے اپنے عاجز بندوں کو نوازتا رہتا ہے) تو اس کا یہ فرض ہے کہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال کرے۔ ان نعمتوں اور فضلوں میں سے ایک نعمت اور ایک فضل ہماری جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی قوتیں ہیں۔ پس جہاں تک ان قوتوں اور استعدادوں کا تعلق ہے۔

ہم پر یہ لازم آتا ہے

کہ ہم اللہ تعالےٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے ایک تو ان کی صحیح نشوونما کریں اور اس نشوونما کو کمال تک پہنچائیں یعنی جتنی طاقت اور جتنی قوت اس نے ہمیں دی وہ جس حد تک اپنے کمال کو پہنچ سکتی ہے اس حد تک اسے پہنچائیں۔ ہر ایک آدمی کا دائرۂ استعداد علیحدہ علیحدہ ہے لیکن ہر فرد واحد کا جو دائرہ استعداد ہے اس کے اندر جن رفعتوں تک پہنچنا اللہ تعالےٰ نے ممکن بنایا ہے ان رفعتوں تک وہ اپنی کوشش تدبیر اور دعا جو اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہے کے ذریعہ پہنچے یہ ہمارا فرض ہے اور اس فرض کی طرف ہمیں متوجہ ہونا چاہیئے یہ فرض صرف بڑی نسل کا نہیں بلکہ یہ فرض اُن پر بھی عائد ہوتا ہے جو نئے نئے احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اور ان پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے جو احمدیت کے گھر میں پیدا ہوئے اور انہوں نے نئے سرے (کیونکہ نئے افراد ہیں) سے اپنی جسمانی اور ذہنی اور اخلاقی اور روحانی قوتوں کی نشوونما کرنی ہے۔ اور اس نشوونما کو اس کے کمال تک پہنچانا ہے

اس تمہید کے بعد

میں ان شاء اللہ، اللہ تعالےٰ مجھے زندگی اور توفیق دے اپنی آخری تقریر میں جب میں آپ سے مخاطب ہوں گا جو فرائض عائد ہوتے ہیں ان کی طرف بڑی وضاحت سے اور کھل کے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ اس تمہید کو سمجھیں یہ بڑی اہم تمہید ہے۔

اب دعا کریں اللہ تعالےٰ مجھے بھی توفیق دے اور آپ کو سمجھنے کی بھی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اٹھہتر واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا انشاء اللہ۔

(ناظر صاحب ارشاد)

قرآن کریم کی حفاظت کی عظیم پیشگوئی

اور

اس کا ظہور

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

حکومت کویت کے محکمہ اوقاف اسلامیہ نے تمام اسلامی حکومتوں کے نام سرکلر ارسال کیا ہے کہ یہود نے قرآن کریم میں تحریف کرتے ہوئے ایک نیا قرآن شائع کیا ہے اس قرآن کی طباعت مغربی طرز میں ہوئی ہے۔ سرکلر میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ اس قرآن میں ان آیات کو خارج کر دیا گیا ہے جن میں جہاد کی تلقین کی گئی ہے اور ان آیات کو بھی حذف کر دیا گیا ہے جو یہود کے خلاف ہیں جن میں مسلمانوں کو یہود کے شر سے بچنے کے لئے مختلف مقامات پر انتباہ کیا گیا ہے اس کی کاپیاں مفت تقسیم کی جا رہی ہیں

خدا تعالےٰ نے قرآن کریم کی حقانیت صداقت اور اس کے منجانب اللہ ہونے پر بطور تحدی کے فرمایا ہے:۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل)

یعنی اعلان کر دو کہ تمام انسان اور جن اگر اکٹھے ہو جائیں اس مقصد کے لئے کہ قرآن کریم کا مثل بنا کر پیش کر دیں تو وہ کبھی ایسا نہیں کر سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں اور پھر چیلنج کرتے ہوئے اعلان کیا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اگر تم کو اس کلام کے متعلق جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے شک ہے تو اس کلام جیسی ایک سورت ہی لاؤ اور تم اپنی مدد کے لئے اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بلا لو

یہ تحدی اعجاز قرآن پر دلیل ناطق ہے اور اس کا مثل لانے سے معاندین اسلام عاجز ہیں اور رہتی دنیا تک یہ تحدی قرآن کریم کی صداقت کا اعلان عام کر رہی ہے کیا آج تک یہ سنا گیا ہے اور کیا مذہبی تاریخ اس امر کی شہادت پیش کر سکتی ہے کہ تورات۔ وید یا انجیل کا کوئی حافظ موجود ہے؟ جو تورات اور انجیل کی آیات کو ازبر کئے ہوئے ہو وہ کس تورات اور کس انجیل کو ازبر کریں جس کی تحریف روزانہ ہو رہی ہے بائیبل کے سکالرز واویلا کر رہے ہیں کہ بائیبل میں تحریف اور تبدیلی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے اور انسانی عنصر اس میں کام کر رہا ہے۔

ایام رمضان میں قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کا ایمان افروز منظر ہمارے سامنے ہوتا ہے جبکہ حفاظ قرآن مساجد میں قرآن کریم کے تیس جزء ازبر اور فر فر سنا دیتے ہیں اگر کوئی حافظ غلطی بھی کرتا ہے تو سامعین اس کی فوراً تصحیح کر دیتے ہیں۔ یہ پیشگوئی اور وعدہ ربانی حیرت انگیز ذرائع سے پورا ہو رہا ہے قرآن کریم تو وہ آسمانی صحیفہ ہے کہ جس کے حروف زبر و زیر رفع اور اس کے نقطوں کو بھی شمار کر لیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کو قرآن کریم کا کوئی نہ کوئی حصہ یاد ہے۔ گویا قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کا خدائی وعدہ پورا ہو رہا ہے اور پورا ہوتا چلا جائے گا۔

انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اتنی بڑی کتاب کس طرح ترتیب سے ازبر اور حفظ کر لی جاتی ہے عالم اسلامی میں گیارہ سال کے بچوں نے سارے قرآن کریم کو حفظ کیا اور محراب میں کھڑے ہو کر سنا دیا گیا۔ قرآن کریم کا اسلوب بیان اپنے اندر تنوع جاذبیت اور شرینی کو لئے ہوئے ہے کہ اس کو حفظ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی اور انتہائی سہولت سے حفظ ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے متعلق خود عیسائی اور معاندین اسلام اعتراف کرتے ہیں کہ یہ ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے مبرا ہے۔ چنانچہ سر ولیم میور جیسا معاند شخص لکھتا ہے:۔

"ہر قسم کی بیرونی اور داخلی ضمانت یہی ہے کہ قرآن کریم جو آج موجود ہے یہ وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا"

والفضل ما شهدت به الاعداء

قرآن مجید کی شان اغیار کی نظر میں

(۱)

مسٹر طامس کارلائل یورپ کا مایۂ ناز ادیب اپنی کتاب "دی پاپولر ریلیجن آف دی ورلڈ" میں لکھتا ہے:۔

"قرآن ایک آسان اور عام فہم مذہبی کتاب ہے جس کی نسبت مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کو خدا نے بھیجا ہے یہ کتاب ایسے وقت میں دنیا کے سامنے پیش کی گئی جب کہ طرح طرح کی گمراہیاں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھیلی ہوئی تھیں۔ انسانیت و شرافت اور تہذیب و تمدن کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا ہر طرف بے چینی و بدامنی نظر آتی تھی اور نفس پروری کی ظلمتوں کا طوفان امڈ آیا تھا۔ قرآن نے اپنی تعلیمات سے امن و سکون اور محبت کے جذبات پیدا کئے بے حیائی کی ظلمتیں کافور ہو گئیں۔ اور ظلم و ستم کا بازار سرد ہو گیا۔ ہزاروں گمراہ راہ راست پر آ گئے۔ اور بے شمار وحشی شائستہ بن گئے۔ اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اس نے جاہلوں کو عالم۔ ظالموں کو رحم دل اور عیش پرستوں کو پرہیزگار بنا دیا یہی وہ کتاب ہے جو آج بھی ۴۰ کروڑ آدمیوں کے دلوں پر حکومت کرتی ہے اور وہ اس کی تعظیم کے لئے وقف ہیں۔

(دی پاپولر ریلیجن آف دی ورلڈ ص۱۱۵)

(۲)

مسٹر گبن اپنی مشہور کتاب تاریخ "دی ہسٹری آف دی اسلام" میں لکھتا ہے:۔

"ہر انصاف پسند آدمی اس حقیقت کا اقرار کرنے کے لئے مجبور ہے۔ کہ قرآن ایک بے نظیر قانون ہدایت ہے۔ اس کی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق ہیں۔ اور وہ اپنے اثر کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز پوزیشن رکھتا ہے اس نے وحشی عربوں کی زبردست اصلاح کی۔ ہمدردی اور جذبات سے ان کے دلوں کو معمور کر دیا اور قتل و خون ریزی کو ممنوع قرار دیا۔ یہ اس کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔"

(دی ہسٹری آف دی اسلام ص۲۲۳)

(۳)

مسٹر اسٹینلی لین پول اپنی مشہور کتاب "گائیڈنس آف ہولی قرآن" میں لکھتا ہے:۔

"قرآن کو حضرت محمدؐ نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ جبکہ ہر طرف تاریکی و جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا اور ہر طرف بت پرستی کا زور تھا۔ قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا۔ جن کو دنیا پر چھائے ہوئے سلسل کئی صدیاں گذر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی تھی۔ اصول مدنیت و علوم حقائق سکھلائے اور ظالموں کو رحمدل اور وحشیوں کو پرہیزگار بنا دیا۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی۔ تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے"

(گائیڈنس آف ہولی قرآن ص۱۲۴)

(محمد الورحق گنج منپورہ لاہور)

[redacted]

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

تاریخ احمدیت جلد دہم جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر بک سٹال سے طلب فرمائیں ادارۃ المصنفین ربوہ

معلّمین وقف جدید کی تقرری کے سلسلہ میں ضروری اعلان

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید

معلّمین کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر معلمین کی نئی تقرریوں پر غور کیا جائے گا۔ ایسی جماعتیں جو اپنے ہاں وقف جدید کا مرکز قائم کرنا چاہتی ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنے کوائف سے مطلع کریں۔ ورنہ سال کے دوران میں ایسی درخواستوں پر غور کرنا مشکل ہوگا۔

۱۔ **وقف زمین:** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق جو دیہات دس ایکڑ یا زائد زمین وقف کریں۔ ان کا حق بہر حال مقدم سمجھا جائے گا۔ اس میں ایسی زمین شمار نہیں ہوگی جو بنجر اور بے کار ہو۔

۲۔ **عارضی مراکز:** اگر زمین وقف نہ ہو سکے تو جو دیہات سالانہ چندہ وقف جدید کے علاوہ قیام مراکز کے سلسلہ میں اوسطاً دس ایکڑ زمین کی آمد کے لگ بھگ دینے کا وعدہ کریں ان کے ہاں بھی اس وقت کے لئے عارضی مرکز کھولا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ یہ رقم سالانہ ادا کرتے رہیں۔

۳۔ ایسی جماعتیں جو نامساعد حالات کی بناء پر مرکز کے قیام کے لئے کچھ بھی ادا نہ کر سکیں مگر تربیت یا اصلاح و ارشاد کے لحاظ سے غیر معمولی توجہ کی مستحق ہوں ان کو بھی حسب توفیق مدنظر رکھا جائے گا۔

۴۔ ایسی جماعتیں جو نئی قائم ہوئی ہوں اور احمدیت کے رنگ میں صحیح تربیت کی محتاج ہوں وہاں بھی ابتدائی عرصہ کے لئے مرکز کھولا جا سکتا ہے پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے امراء / پریذیڈنٹ صاحبان اپنے مطالبات امیر صاحب ضلع کی معرفت بھجوائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

وقف جدید کے سو فیصدی وعدہ پورے کرنیوالی جماعتوں کی فہرست حضور اقدس کی خدمت میں پیش کر دی گئی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام ایسی جماعتوں کی فہرست جنہوں نے وقف جدید کے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۲۹ رمضان المبارک کو پیش کر دی گئی

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ایسے تمام اصحاب کو اور عہدیداران کو اپنی جناب سے اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے فالج کی بیماری میں مبتلا ہے جو سردی کے موسم میں زیادہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ بخار اور شدید کھانسی کی وجہ سے طبیعت زیادہ مضمحل ہے سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں التجا ہے کہ شافی مطلق کی بارگاہ میں اس عاجز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ڈاکٹر محمد رمضان دار الصدر غربی ربوہ)

سالنامہ مصباح جلسہ پر حاصل کرنے کیلئے خریداری نمبر بتانا ضروری ہے

جن خریدار بہنوں کا چندہ مصباح جلسہ سالانہ پر ختم ہوتا ہے۔ انہیں دفتر بذریعہ کارڈ اطلاع بھجوا رہا ہے۔ یہ بہنیں جلسہ پر چندہ جمع کراتے وقت اپنا خریداری نمبر نوٹ کرانے کے بعد اپنا رسالہ جو سالنامہ ہوگا دستی لے جا سکتی ہیں۔ چندہ جمع نہ کرانے کی صورت میں جلسہ سالانہ کے بعد انہیں رسالہ بذریعہ وی۔ پی بھجوایا جائیگا جسے وصول کر کے ممنون فرمائیں۔ جن بہنوں کا چندہ ختم نہیں وہ اگر جلسہ سالانہ کے موقع پر سالنامہ حاصل کرنا چاہیں تو اپنا خریداری نمبر بتا کر پرچہ لے سکتی ہیں۔ ورنہ انہیں بھی بعد میں پرچہ بذریعہ ڈاک بھجوایا جائے گا۔

(مدیرہ مصباح)

والدین کا ایک ضروری فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام جماعت کو اور علی الخصوص اطفال الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کریں والدین کا فرض ہے کہ وہ خود یہ آیات زبانی یاد کرنے کے علاوہ اپنی نگرانی میں اپنے بچوں کو یہ آیات یاد کروائیں اور گاہے بگاہے ان سے سنتے بھی رہیں تاکہ یہ اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہو جائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کے نتائج

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو سالانہ مرکزی امتحانات منعقد ہوئے تھے ان کے نتائج درج ذیل ہیں۔

بدر اطفال

اوّل:-	عبد القادر مبشر۔ کنری	۹۶/۱۰۰
دوم:-	فاضل محمود کوثر۔ خوشاب	۹۴
سوم:-	مقصود الحق ربوہ	۹۳

قمر اطفال

اوّل:-	خالد محمود۔ سرگودھا چھاؤنی	۹۰/۱۰۰
دوم:-	امتیاز احمد۔ شیخوپورہ شہر	۸۷
سوم:-	طارق محمود انور۔ کنری	۸۶

ہلال اطفال

اوّل:-	ظہیر احمد خالد۔ سرگودھا شہر	۹۷/۱۰۰
دوم:-	مرزا مظفر احمد کریم۔ حیدر آباد	۹۲
سوم:-	ظفر اللہ۔ بھابھڑہ سرگودھا	۸۸

ستارۂ اطفال

اوّل:-	بشارت احمد۔ کوشہرہ ورکاں	۹۹/۱۰۰
دوم:-	محمد شریف۔ چک ۱۸۱ بھوڈو	۹۸
سوم:-	محمد اشرف " " "	۹۷

(ناظم تربیتی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ: میرا بھائی رفیق احمد ولد بشیر احمد صاحب عمر تیس سال قد تقریباً پانچ فٹ جسم پتلا عرصہ چار ماہ سے لاپتہ ہے جس کی وجہ سے بڑی بے چینی ہے۔ رفیق احمد اگر یہ خود پڑھے تو فوراً اپنے پتہ کی اطلاع دے یا اگر کسی صاحب کو پتہ ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے دیں۔ (صالحہ بی بی زوجہ منیر احمد صاحب احمدی معرفت سعید احمد صاحب بٹ مانانوالہ ۲۰۳/ر ۵)

تبخیر معدہ پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ۔ فون ۲۲۱ گول کچہری بازار لائلپور

فاؤنٹین پین کیلئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے۔

تریاق سلیمانی کے متعلق ایک مؤثر رائے

محترمہ حضرت سیدہ صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:

"تریاق سلیمانی معدہ کی خرابی ہاضمہ اور قبض کے لئے بھی مفید ہے گھر میں ملازموں کو بھی دی خود بھی استعمال کر کے دیکھا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید ہے۔ خدا تعالیٰ برکت دے۔ میں وہ شیشی تو یہاں اپنی لڑکی (بیگم ڈاکٹر مبشر احمد) کے بچوں کے لئے لے آئی تھی"

المنار دواخانہ گولبازار

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم، کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت، پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد۔ لائلپور

ولادت

برادرم ملک محمد سلیم صاحب واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ کو ۱۲/۱۰/۶۹ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام حبیب الرحمان تجویز کیا گیا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

ملک محمد اعظم ٹیچر بی۔ آئی سکول ربوہ۔

[redacted]

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اصلی دواؤں کے نام

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (فاضل۔ بی اے آنرز ایل ایل بی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر) کی زیر نگرانی دو ادارے ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ اور کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور عرصہ دراز سے پیٹنٹ ادویات بنا کر عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان ادارہ جات کی ساکھ اور دواؤں کی مقبولیت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے بعض لوگ نہ صرف دواؤں بلکہ ادارے کے نام تک سے ملتے جلتے نام رکھ کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہذا دوستوں کے علم کے لئے ہم اصلی ادویات کے نام شائع کر رہے ہیں جو ہماری تیار کردہ ہیں۔ یہ ادویات خریدنے سے پہلے ہمارا ٹریڈ مارک (RAJA) دیکھ کر تسلی کر لیں۔ جن ادویات پر یہ ٹریڈ مارک نہیں وہ ہماری تیار کردہ ادویات نہیں ہیں۔ اور مذکورہ بالا دو اداروں کے علاوہ کسی اور ادارے کے ساتھ ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ صاحب کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

المشتہر محمد اکرم محمود سیلز مینیجر ادارہ ہذا

فہرست درج ذیل ہے:-

کیوریٹو (Curative) ڈائی جسٹین (Digestine) فیور کیور (Fever cure) برین ٹانک (Brain Tonic) جنرل ٹانک (General Tonic) سپیشل کورس (Special Course) ری جوونی نیٹنگ کورس (Rejuvenating course) لیکورین (Leucorrine) مینسلین نمبر ۱ (Mensiline No I) مینسلین نمبر ۲ (Mensiline No II) فیمیلین (Femeline) سٹریلیٹی کیور (Sterility Cure) فیس کلینر نمبر ۱ (Face clenner No I) فیس کلینر نمبر ۲ (Face clenner No II) آرنیکا ہیئر آئل (Arnica Hair oil) بے بی ٹانک (Baby Tonic) بے بی پوڈر (Baby Powder) یورینو کنٹرول (Urino Control) ہوکف (Whoo Coagh) پائلز کیور (Piles cure) پلینز کیور (Pains cure) ہیڈاک کیور (Headache cure) ایپسٹکسس کیور (Epistaxis cure) استھما کیور (Asthma cure) کٹار کیور (Cattar cure) کولڈ کیور (Cold cure) کالک کیور (Colic cure) فسچولا کیور (Fistula cure) اکسیر اچارہ۔ اکسیر بندش۔ اکسیر تک۔ اکسیر درد۔ اکسیر سرکش۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر کتار۔ اکسیر گل گھوٹو۔ اکسیر منہ کھر۔ تریاق زہر باد خناق روک۔ کیوریٹو برائے حیوانات ——— پیشکردہ: کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید ربوہ**

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف دو روپے

(منیجر)

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

لائلپور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ بنز، فرشی دریاں، کھیس تولیے۔ جائے نماز تھوک و پرچون مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیلرز ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

حب اٹھرا مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا مکمل کورس گیارہ تولہ -/۲۰ روپے فی تولہ -/۲ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس ۲۰ روپے

تذکرہ

مجموعہ الہامات کشوف و رؤیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

احباب جماعت کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کشوف و رؤیا کا مجموعہ

تذکرہ

ایڈیشن سوئم

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

نے شائع کیا ہے جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اس ایڈیشن کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وہ الہامات و کشوف و رؤیا جو ایڈیشن اوّل و دوم میں شائع نہ ہو سکے تھے اس ایڈیشن میں ان کو بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ یک صد بانوے صفحات کی مفتاح بھی شائع کی گئی ہے تاکہ حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے صفحات ۱۰۱۸ سائز ۲۶×۱۶/۸ کاغذ و طباعت عمدہ ہدیہ علاوہ محصول ڈاک صرف ۱۸ روپے

ملنے کا پتہ:-

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

انعامات خداوند کریم

جو حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے بڑے بھائی حضرت حاجی پیر افتخار احمد صاحبؓ محرر ڈاک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام عمر کی محنت کا ثمرہ اور تین سو سے زائد چھوٹے چھوٹے صوفیانہ مضامین پر مشتمل پانچ سو صفحات کی ضخیم کتاب اور دریا کو کوزہ کی مصداق ہے قیمت صرف تین روپے۔ اس کتاب کے ہر خریدار کو حضرت حاجی منشی احمد جان صاحبؓ خسر حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی مناجات مفت پیش کی جائیں گی۔

حکیم عبداللطیف شاہد تاجر کتب ★ افضل برادرز گول بازار ربوہ شریف

۱۰۰ امراض کی ۱۰۰ بالیو کیمک

حیرت انگیز

مجرب دوائیں

قیمت فی شیشی ۲ روپے

بواسیر خونی و بادی کی مجرب اور تسلی بخش دوا

نیو پائلز کورس مکمل کورس ۸/- روپے

شقاق اور ریم سے ہونے والے جانوروں کے اچھارہ کی مجرب دوا

شفائے اچھارہ فی درجن ۶/-

بچوں کے دست قے بدہضمی مٹی کھانے کی عادت اور نشوونما کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے شفا بے بی ٹانک ۲/۵۰، ۱/-

شفا ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال چنیوٹ بازار ربوہ

خریداران الفضل کے لئے

ضروری اعلان

جو خریدار احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اخبار الفضل کا چندہ جمع کروانا چاہیں یا اپنے اخبار سے متعلق کوئی بات دریافت کرنا چاہیں یا کوئی ہدایت دینا چاہیں ان سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنا خریداری نمبر جو ان کے پتہ کی چٹ پر ہوتا ہے وہ ضرور ساتھ لیتے آئیں تاکہ حساب کتاب میں کسی قسم کی کوئی دشواری پیش نہ آئے بصورت دیگر تعمیل کرنی مشکل ہوگی۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

حقائق و معارف کا گلدستہ خطبات نور جلد ۲

حضرت حکیم الامت حاجی الحرمین حافظ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات جمعہ، عیدین و نکاح کا ایمان افروز مجموعہ جو حقائق و معارف کا دلکش گلدستہ اور حق و حکمت کا بہترین نمونہ ہے

احمدیہ بکڈپو دارالرحمت شرقی ربوہ

کی طرف سے چھپ چکا ہے۔ کاغذ و کتابت معیاری ہدیہ جلد اوّل چار روپے جلد دوم مجلد چار روپے

جلسہ سالانہ پر ہر تاجر کتب سے طلب فرمائیے۔ (منیجر احمدیہ بکڈپو ربوہ)

مفید کتابیں

مندرجہ ذیل کتابیں مکتبۃ الفرقان سے طلب فرمائیں

۱۔ تفسیرات ربانیہ (مجلد سفید کاغذ) قیمت گیارہ روپے

۲۔ القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین دو روپے

۳۔ سنبراس المومنین (سو منتخب احادیث) ۲۱ پیسے

۴۔ تحریری مناظرہ (تردید الوہیت مسیح۔) ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۵۔ مباحثہ مصر (رد عیسائیت) انگریزی ایک روپیہ ۲۵ پیسے

۶۔ بھائی شریعت مع ترجمہ اور اس پر مختصر تبصرہ (طبع پنجم) ڈیڑھ روپیہ

علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- **مکتبۃ الفرقان گول بازار ربوہ**

جہیز کا سامان

تیار کرتے وقت اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی پیاری بچی کو نماز مترجم (ترجمہ اسٹر حمید احمد واقف زندگی) جس میں نماز سے متعلق مسائل درج ہیں اور طباعت آنٹ ہے) خرید کر دی ہے تاکہ وہ فرصت کے اوقات میں مطالعہ فرما سکے

ملنے کا پتہ: مکتبہ فیض عام۔ ربوہ

تریاق سلیمانی

تبخیر معدہ، بدہضمی، ہیضہ اور اسہال کا

فوری علاج

قیمت:- ایک روپیہ، دو روپیہ چھ روپیہ

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

ربوہ کے دو مشہور نسخے

ہاضمون چورن

رجسٹرڈ

تبخیر معدہ، پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا۔

سرمہ مسیحائی

امراض چشم کے لئے بہترین سرمہ

مشہور: حکیم نذیر احمد رجسٹرڈ طبیب

نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

مرغی خانہ

رکھنے کے لئے

متواتر انڈے دینے والی بہترین نسل

وائٹ لیگھارن

کے یک روزہ چوزے خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں۔ ریٹ یک روزہ چوزے ۱۵۰/- سینکڑہ تین ہفتہ کی پٹھیاں ۴۳۰ روپے سینکڑہ۔ (مینیجر)

مرہم سفید

بچوں کے پھوڑے پھنسیوں کے لئے ... ۱

حب مسان

سوکھے کے بخار کی مجرب دوا ... ۳

گرد ہضم

پیدائش کے بعد بچے کی پہلی غذا ... ۱

بچوں کی جڑی

دستوں کو روکنے کے لئے بہترین دوا ... ۱

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تبلیغی و علمی مجلہ

الفرقان ربوہ

ماہنامہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادری بوبیا اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ صرف ۶/- روپے (مینیجر)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ ۱۵ روپے نور نظر اولاد زنانہ کے لئے کورس پچیس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۹ فتح تا ۱۵ فتح ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۸ ماہ فتح کو لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کی طبیعت گزشتہ ہفتہ کے دوران نزلہ کی تکلیف، گلہ بند ہونے اور شدید سر درد کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۳۔ ۲۹ رمضان المبارک (۱۰ دسمبر بروز بدھ) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھانے کے بعد قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کا نہایت پر معارف درس دیا۔ درس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح پورے قرآن مجید کے درس کا ایک دور جو یکم رمضان المبارک سے شروع ہوا تھا مکمل ہو گیا۔ امسال قرآن مجید کے اس خصوصی درس میں جن علماء سلسلہ نے حصہ لیا۔ ان میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب، محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب، محترم ملک مبارک احمد صاحب محترم مولوی غلام باری صاحب سیف، محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، محترم میر محمود احمد صاحب ناصر، محترم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب، محترم مولوی غلام احمد صاحب آف بدھ ملہی، محترم مولوی قمرالدین صاحب، محترم مولوی ظہور حسین صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب شامل ہیں۔

امسال رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے نماز تراویح میں قرآن مجید سنایا۔ آپ نے قرآن کا دور ۲۹ ماہ رمضان کی رات کو مکمل کیا۔ اسی طرح دارالرحمت غربی کی "مسجد ناصر" میں مکرم حافظ محمد یعقوب صاحب نے جو وہاں یکم رمضان سے نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے تھے ۲۸ رمضان کو قرآن مجید کا دور مکمل کیا۔ ربوہ کی دوسری مساجد میں بھی جن میں حفاظ کرام نماز تراویح میں قرآن سنا رہے تھے اسی روز دور مکمل ہوا۔

۴۔ پنجاب کے دیگر علاقوں کی طرح ۲۹ رمضان (۱۰ دسمبر) کو ربوہ میں بھی چاند نظر نہیں آیا۔ چنانچہ رمضان کے تیس روزے پورے کرنے کے بعد یہاں عید الفطر کی مقدس و بابرکت تقریب ۱۲ ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک اسلامی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سادہ اور پر وقار طریق پر منائی گئی۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جن میں مرد مستورات اور بچے سب شامل تھے نیز دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ حضور نے نماز پڑھانے کے بعد عید کے فلسفہ نیز اس کے تسلسل میں ملنے والی حقیقی اور دائمی عید کے حصول کے قرآنی ذرائع پر نہایت پر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو نصف گھنٹہ سے کچھ زائد وقت تک جاری رہا۔ جس کے اختتام پر حضور نے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدیوں کو کمال درجہ محبت و شفقت کے رنگ میں "عید مبارک" کے دعائیہ تحفہ سے نوازا نیز اسی روز بعد دوپہر نماز جمعہ پڑھانے کے بعد ہزاروں احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس طرح انہیں اپنے آقا کی خدمت میں عید کی مبارکباد عرض کرنے اور حضور کی خصوصی دعاؤں سے فیض یاب ہونے کی غیر معمولی سعادت میسر آئی۔

حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے نماز عید کا وقت ۹ بجے صبح مقرر کیا گیا تھا چنانچہ اس سے ۹ بجے سے قبل ہی نہ صرف ہزاروں کی تعداد میں اہل ربوہ بلکہ دور و دراز مقامات سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب بھی آ جمع ہوئے حتیٰ کہ مسجد ہی نہیں اس سے ملحقہ وسیع و عریض احاطہ بھی نمازیوں سے پُر ہو گیا۔

جب ۹ بجے تک احباب مسجد مبارک اور اس سے ملحقہ مشرقی احاطہ میں آ جمع ہوئے تو حضور ایدہ اللہ نے مسجد میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی۔

۵۔ حضور ایدہ اللہ ۸ ماہ فتح کو مسجد مبارک میں نماز فجر پڑھانے کے بعد کچھ وقت مسجد میں تشریف فرما رہے۔ اور احباب جماعت سے گفتگو فرماتے رہے۔

حضور نے احباب کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ محترم مولوی محمد یعقوب خان صاحب نے جو اخبار لائٹ کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں اور غیر مبایعین کے ایک ستون سمجھے جاتے تھے خلافت کی بیعت کر لی ہے اور یہ کہ اس ضمن میں انہوں نے ایک خط الفضل کو بھی لکھا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ انہوں نے پوری طرح سمجھ کر پوری تسلی کر کے علیٰ وجہ البصیرت بیعت کی ہے۔

بعد حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے الفضل کے نام محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب کا مرسلہ خط احباب کو پڑھ کر سنایا۔

اس خط کا مکمل متن ۱۰ فتح کے الفضل میں شائع ہوا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر

عارضی دکانوں کے متعلق ضروری اعلان

۱۔ ہر شخص کے لئے ضروری ہوگا کہ اگر وہ جلسہ سالانہ پر دکان کرنا چاہے تو پہلے نظارت امور عامہ سے اجازت حاصل کرے۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ سے اجازت حاصل کرے۔

۲۔ کسی دکاندار کو سگریٹ فروخت کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

۳۔ کسی دکاندار کو پٹاخے، گیس والے غبارے فروخت کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس کے باوجود ایسی اشیا فروخت کرے گا اس کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

۴۔ نظارت امور عامہ یہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ وہ وجہ بتلائے بغیر کسی کو اجازت نامہ جاری نہ کرے یا جاری شدہ اجازت نامہ منسوخ کر دے۔

(ناظر امور عامہ)

ضروری تصحیح

الفضل ۱۶ دسمبر ۶۹ء کے اداریہ میں سطر ۲ میں "رمضان" کا لفظ غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔

قارئین اسے حذف سمجھیں اور درستی کر لیں۔

درخواست دعا

میرے خاوند مرزا عبدالغنی صاحب عرصہ سے ٹی بی کے مریض ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل بفضلہ تعالیٰ پہلے سے افاقہ ہے۔ بہنوں اور بھائیوں سے ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سارہ بیگم مکان ۱۹ بلاک ۱
کریم پارک، کچا راوی روڈ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵